

## 71202-نصف جسم مخلوق والا شخص وضوء کس طرح اور نماز کیسے ادا کرے گا؟

### سوال

عورت جس کا نصف جسم مخلوق ہے اس کے لیے وضوء کرنا مشکل ہے، سوال یہ ہے کہ :

وہ وضوء یا تیم کیسے کرے؟

کیا اس کے لیے مٹی لائی جائے یا کیا کیا جائے؟

کیا وہ دیوار (جس پر غبارہ ہو) سے تیم کرے یا کچھ اور؟

اس کے تیم کا طریقہ کیا ہو گا؟

اور وہ نماز کیسے ادا کرے گی؟

### پسندیدہ جواب

اول :

بومریض پانی لانے اور وضوء کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، یا پھر حرکت کرنے سے قاصر ہو تو اس کی حالت کو دیکھا جائے گا:

اگر تو اس کے لیے نماز کے وقت پانی لانے والا شخص موجود ہو اور اسے وضوء کرانے میں تعاون کرے تو اس کے حق میں وضوء کرنا واجب ہے۔

اور اگر اس پانی لا کر دینے والا اور وضوء میں معاونت کرنے والا کوئی نہ ہو تو اس وقت اس مریض کے لیے تیم کرنا مشرع ہے، اور یہ مریض پانی نہ پانے اور پانی کی عدم موجودگی کا حکم پائے گا۔

اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کا ذر اور تقویٰ اختیار کرو﴾۔ التباہ (16).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”جب میں تھیں کوئی حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو“

صحیح بخاری حدیث نمبر (7288) صحیح مسلم حدیث نمبر (1337)

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ "المغنی" میں کہتے ہیں :

"بجور یعنی حرکت کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور اسے پانی لا کر دینے والا بھی کوئی نہ ہو تو وہ پانی نہ پانے والا کی طرح ہی ہے، کیونکہ وہ پانی تک پہنچ ہی نہیں سکتا، چنانچہ یہ اس شخص کے مشاہد ہوا جو شخص کنواں تو پائے لیکن اس سے پانی نکالنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو۔

اور اگر وہ نماز کا وقت نکلنے سے قبل پانی لانے والا شخص پالے تو وہ پانی پانے والے کی طرح ہے، کیونکہ وہ اس شخص کی طرح ہے جو وقت کے اندر پانی نکالنے والی چیز پالے۔

اور اگر اس کے آنے سے قبل اسے نماز کا وقت نکلنے کا خدشہ ہو تو ابن ابی موسیٰ کا کہنا ہے :

وہ تیم کرے، اور اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہے۔

اور یہ بہتر قول ہے، کیونکہ وہ وقت کے اندر پانی نہیں پاسکا، چنانچہ مطلق طور پر پانی نہ پانے والے کی طرح ہوا" اُنہی

ویکھیں : المغنی (1/151)۔

اور مرداوی رحمہ اللہ تعالیٰ "الانصاف" میں رقمطر از ہیں :

"اگر مریض حرکت کرنے سے قاصر ہو اور اسے وضو، کرانے والا بھی کوئی نہیں ہو تو اس کا حکم پانی نہ لئے والے شخص کا ہوگا۔

اور اگر وہ ضوء کرانے والے کا انتظار کرنے میں نماز کا وقت نکل جانے کا خدشہ ہو تو تیم کر کے نماز ادا کر لے، اور صحیح مذہب یہی ہے کہ وہ نماز دوبارہ نہیں لوتائے گا" اُنہی

ویکھیں : الانصاف (1/265)۔

اور "شرح العدة" میں شیخ الاسلام کہتے ہیں :

"اگر اس کے لیے پانی استعمال کرنا ممکن نہ ہو یعنی وہ حرکت کرنے سے عاجز ہو اور اسے پانی دینے والا شخص بھی نہ ہو تو وہ پانی نہ لئے والے کی طرح ہی ہے، اور اگر اسے پانی دینے والا شخص ہو تو وہ وقت میں پانی حاصل کرنے والے ہے"

ویکھیں : شرح العدة (1/433-434)۔

اور "الموسوعۃ الفتحیۃ" میں بیان کیا گیا ہے کہ :

"وہ عاجز شخص جو پانی استعمال کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو تیم کر کے نماز ادا کرے گا، اور مکرہ اور مجبوس اور پانی کے قریب بندھے ہوئے، اور سفر اور حضر میں کسی درندہ اور حیوان یا انسان سے خائف شخص کی طرح نماز نہیں لوتائے گا، کیونکہ وہ وہ حکما پانی کے عدم حصول میں داخل ہوتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بلاشبہ میں مسلمان کے لیے طہارت کا باعث ہے، چاہے اسے بیس برس تک بھی پانی نہ ملے، چنانچہ جب اسے پانی ملے تو وہ اسے اپنے جسم پر استعمال کرے، کیونکہ یہ بہتر ہے" اُنہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (14/260).

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (20935) کے جواب کا بھی ضرور مطالعہ کریں۔

دوم :

اگر وہ وضو کے بعض اعضاء دھونا ہو، اور باقی اعضاء کے دھونے میں بیماری مانع ہو، تو اس کے لیے حسب استطاعت وضو کے اعضاء دھونے ضروری ہیں، اور جو رہ گئے ہیں اس کے پر لے میں تیسم کر لے۔

سوال نمبر (67614) کے جواب میں اس کا بیان ہو چکا ہے۔

سوم :

تیسم کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے :

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ "الشرح الممتع" میں لکھتے ہیں :

"میرے نزدیک سنت کے مطابق تیسم کا طریقہ یہ ہے کہ: آپ اپنے دونوں ہاتھ بغیر کھلی ہوئی انگلیاں زمین پر مار کر اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں پھیر لیں، تو اس طرح تیسم مکمل ہو جائیگا" اُنسی

دیکھیں : الشرح الممتع (1/488).

اس کی تفصیل سوال نمبر (21074) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے۔

چہارم :

جب پانی استعمال کرنے سے عاجز مر لیں تیسم کر کے نماز ادا کرے اور نماز سے فراغت کے استعمال میں آسانی ہو جائے تو اس کے لیے نمازو ہنافی لازم نہیں ہوگی، کیونکہ اس نے اپنے ذمہ واجب کی ادائیگی کر لی ہے، اور جس فعل کا اسے حکم تھا وہ سر انجام دے چکا ہے۔

شیخ الاسلام "شرح العہدہ" میں لکھتے ہیں :

"کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسے ایک نماز کی ادائیگی کا کہا ہے جسے وہ حسب الامکان ادا کرے گا، اور جس چیز سے عاجز ہو وہ عاجز ہونے کی بنا پر ساقط ہو جائیگی۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"پاکیرہ مٹی مسلمان شخص کے لیے طمارت و پاکیزگی ہے"

اور فرمان نبوی ہے :

"آپ کو مٹی کافی تھی"

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مٹی پانی کے مطابقاً قائم مقام ہے "انتہی"

دیکھیں: شرح الحمدہ (425/1).

پنجم:

گھر کی دیوار پر ہاتھ مار کر تیسم کرنے میں علماء کرام کا اختلاف ہے، اس کی وجہ درج ذیل فرمان باری تعالیٰ کی مراد میں علماء کا اختلاف ہے:

﴿چنانچہ تم پاکیزہ مٹی سے تیسم کرو﴾، النساء (43).

اس آیت کی صحیح تفسیر اور معنی یہ ہے کہ: اس سے وہ مٹی مراد ہے جو زمین پر ہو، چاہے وہ مٹی ہو یا ریت یا پتھر وغیرہ۔

اس بناء پر اگر دیوار پر کسی چیز رونگی وغیرہ کا لیپ نہ ہو تو اس دیوار پر تیسم کرنا جائز ہے، کیونکہ وہ دیوار مٹی کی ہے، اور اگر اس پر لیپ (لکڑی یا پینٹ) کیا گیا تو یہ لکڑی یا پھر پینٹ ہے جو مٹی کی حض سے نہیں چنانچہ اس سے تیسم جائز نہیں ہو گا۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (36774) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

ششم:

رہا مسئلہ حرکت سے عاجز مریض کی نماز کا تو اس کے متعلق "الموسوعۃ الفقہیۃ" میں یہ بیان ہوا ہے:

"جمور علماء کرام کے ہاں مریض یا فانج زدہ شخص نماز اس طرح ادا کرے گا جس طرح اس میں استطاعت ہو، کیونکہ کسی فعل سے عاجز شخص کو اس فعل کا مکلف نہیں کیا جائیگا، چنانچہ جب کھڑا ہونے سے عاجز ہو تو پیٹھ کر رکوں اور سجدہ کر کے نماز ادا کرے گا، اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو پیٹھ کر اشارہ کے ساتھ نماز ادا کرے، اور سجدہ کے لیے رکوں سے کچھ زیادہ جگہ کا، اور اگر وہ بیٹھنے سے بھی عاجز ہو تو لیٹ کر اشارہ کر لے، کیونکہ عذر کی بناء پر کن ساقط ہوا ہے، چنانچہ عذر کے مطابق ہی کیا جائیگا۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور فرمایا:

"کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، اگر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی استطاعت نہیں تو لیٹ کر اشارہ کے ساتھ نماز ادا کرو" انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ (208/26).

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ تعالیٰ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

"میرے والد صاحب کو بائیں جانب فانج ہے جس کی وجہ سے وہ حرکت نہیں کر سکتے، اس بناء پر وہ نہ تو چل سکتے ہیں، اور نہ ہی خود بیت الحلاء جا سکتے ہیں، تقریباً دس برس سے ان کی حالت یہی ہے، لیکن تین یا چار ماہ سے اس مرض میں شدت پیدا ہو چکی ہے، لہذا کیا وہ اس بناء پر نماز ترک کر سکتے ہیں، کیونکہ وہ نماز کے لیے طمارت نہیں کر سکتے؟"

اور اگر ان کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں تو پھر طہارت اور نماز کے لیے انہیں کیا کرنا ہوگا؟

اور اس حالت میں نماز معاف ہونے کے اعتقاد کی بنا پر بیماری میں جو نمازیں انہوں نے ادا نہیں کیں اس کا کیا جائے؟

شیخ کا جواب تھا :

"مسلمان شخص جب تک عقل مند رہے اس سے نماز ساقط نہیں ہوتی لیکن وہ اپنی حالت کے مطابق نماز ادا کرے گا:

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔{حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور ڈر اختیار کرو}۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"نماز کھڑے ہو کر ادا کرو، اور اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہیں تو پھر پیٹھ کر اور اگر اس کی بھی آپ میں استطاعت نہیں تو پھر پہلو کے بل لیٹ کر"

چنانچہ آپ کے والد جنہیں فائح کی بیماری ہے اگر وہ اپنے صحیح ہاتھ سے خود وضو کر سکتے ہیں تو وضو کریں و گرنے کوئی اور شخص انہیں وضو کرانے کیونکہ اس پر یہ واجب ہے۔

اور اگر وہ پانی سے وضو نہیں کر سکتے تو پھر تیم کریں۔

اور اگر خود تیم نہیں کر سکتے تو کوئی دوسرا شخص انہیں تیم کرائے کہ ان کے گھر والوں یا اس کے پاس کوئی بھی موجود شخص اپنے دونوں ہاتھ میٹ پر مار کر طہارت کی غرض سے مریض کے چہرے اور اس کے ہاتھ پر پھیرے، اور وہ اپنی حالت کے مطابق پیٹھ کریا پہلو کے بل لیٹ کر رکوع اور سجدہ کے لیے حسب استطاعت سر کے ساتھ اشارہ کر کے نماز ادا کریں۔

اگر وہ فائح کی بنا پر سر سے اشارہ نہیں کر سکتے تو پھر سجدہ اور رکوع میں آنکھ سے اشارہ کر کے نماز ادا کر لیں۔

الحمد للہ میں آسانی اور سوالت ہے، لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ نماز بالکل ادا ہی نہ کی جائے، بلکہ جیسا ہم بیان کر رکھے ہیں کہ وہ اپنی حالت کے مطابق نماز ادا کرے، اور جو نمازیں نے ادا نہیں کیں بقدر استطاعت انہیں ادا کرے "انہیں

دیکھیں : المنشقی من فتاوی الفوزان (4) نمبر (27).

واللہ عالم۔